

مقامِ مہر

أَصْطَفَاكِ عَلَى نِسَاءِ الْعَالَمِينَ (قرآن)

برگزیدہ کیا تجھ کو تمام جہان کی عورتوں سے

پنجاب لکھنؤ بک سوسائٹی

انارکلی

لاہور

۱۹۲۹ء

۲۵۰۰۰

بارچہ مارم

چھٹے مہینے جیرائیل فرشتہ خدا کی طرف سے گئیں کے ایک شہر میں جس کا نام
 در بیان بی بی مریم } ناصرتہ تھا ایک کنواری کے پاس بھیجا گیا۔ جس کی منگنی داؤد کے گھرانے
 کے ایک مرد یوسف نام سے ہوئی تھی۔ اور اس کنواری کا نام مریم تھا
 اور فرشتے نے اس کے پاس اندر آ کے کہا سلام تجھ کو جس پر فضل ہو ا ہے بخداوند تیرے ساتھ ہے۔
 وہ اس کلام سے گھبرا گئی اور سوچنے لگی کہ یہ کیسا سلام ہے فرشتے نے اس سے کہا اے مریم! خوف نہ کر
 کیونکہ خدا کی طرف سے تجھ پر فضل ہو ا ہے اور دیکھ تو حاملہ ہوگی اور بیٹا جنم لے گا۔ اس کا نام یسوع
 رکھنا۔ وہ بزرگ۔ اور خدا تعالیٰ کا بیٹا کہلائیگا اور خداوند خدا اس کے باپ داؤد کا تخت اسے
 دے گا اور وہ یعقوب کے گھرانے پر ابد تک بادشاہی کرے گا اور اس کی بادشاہی کا آخر نہ ہوگا۔
 مریم نے فرشتے سے کہا یہ کیونکہ ہوگا جس حال میں کہ میں مرد کو نہیں جانتی؟ اور فرشتے نے جواب
 میں اس سے کہا کہ روح القدس تجھ پر نازل ہوگا اور خدا تعالیٰ کی قدرت تجھ پر سایہ ڈالے گی۔
 اور اس سبب سے وہ پاکیزہ جو پیدا ہونے والا ہے خدا کا بیٹا کہلائیگا اور دیکھ تیری رشتہ
 دار انیشع کے بھی بڑھاپے میں بیٹا ہونے والا ہے۔ اور اب اس کو جو باجھ کہلاتی تھی چھٹا مہینہ ہے۔
 کیونکہ جو قول خدا کی طرف سے ہے وہ ہرگز بے تاثیر نہ ہوگا۔ مریم نے کہا۔ دیکھ میں خداوند کی بندی
 ہوں۔ میرے لئے تیرے قول کے موافق ہو۔ پھر فرشتہ اس کے پاس سے چلا گیا۔

پھر مریم نے کہا کہ میری جان خداوند کی بڑائی کرتی ہے اور میری روح میرے نبی خدا
 سے خوش ہوئی کیونکہ اس نے اپنی بندی کی پست حالی پر نظر کی اور دیکھ اب سے لے کر
 ہر زمانہ کے لوگ مجھ کو مبارک کہیں گے کیونکہ اس قادر نے میرے لئے بڑے بڑے کام کئے
 ہیں اور اس کا نام پاک ہے اور اس کا رحم ان پر جو اس سے ڈرتے ہیں۔ پشت در پشت
 رہتا ہے اس نے اپنے بازو سے زور دکھایا اور جو اپنے تئیں بڑا سمجھتے تھے۔ ان کو پرانگندہ کیا۔
 اس نے اختیار والوں کو تخت سے گرا دیا۔ اور پست حالوں کو بلند کیا۔ اس نے جھوکوں
 کو اچھی چیزوں سے سیر کر دیا اور دولتمندوں کو خالی ہاتھ لوٹا دیا۔ اس نے اپنے خادم
 اسرائیل کو سنبھال لیا۔ تاکہ اپنی اس رحمت کو یاد فرمائے جو ابراہیم اور اس کی
 نسل پر ابد تک رہیگی جیسا اس نے ہمارے باپ داؤد سے کہا تھا۔ لوقا ۱:

۱۶-۳۸ و ۴۶-۵۵ +

بِسْمِ اللّٰهِ

اَلصّٰطَفٰتِ عَلٰی نِسَاءِ الْعٰلَمِیْنَ

برگزیدہ کیا تجھ کو تمام جہان کی عورتوں سے (قرآن)

حمد و ثناء و الجلال اور مالک الملک کے لئے ہے جو اسماءِ حسنہ اور اوصافِ حمیدہ سے موسوم و موصوف ہے۔ قرآن ہم کو بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مریم کو پاک کیا اور تمام جہان کی عورتوں سے اس کو برگزیدہ کر لیا۔ اس کے معنی صاف و صریح یہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے نساءِ العالمین پر برگزیدگی اور فضیلت عطا فرمائی۔ پھر حق سبحانہ تعالیٰ نے فرشتوں کی معرفت اُسے یہ خبر علیل بھیجی جو قرآن میں یوں مندرج ہے۔ ”جب کہا فرشتوں نے اے مریم الخ۔“ پھر ایک اور مقام پر مرقوم ہے ”جب کہا اللہ نے اے عیسیٰ ابن مریم یاد کر میرا احسان اپنے آپ پر اور اپنی والدہ پر۔“ علاوہ بریں یوں بھی مسطور ہے۔ ”بنایا ہم نے اُس کو اور اس کے بیٹے کو تمام جہان کے لئے ایک نشان“۔

اب ان آیاتِ قرآنی کو پڑھنے سے خواہ مخواہ ہی یہ اہم سوال پیش آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کس لئے مریم کو اس قدر عزت و فضیلت بخشی؟ کیا فقط اس لئے کہ وہ ایک الوالعزم رسول کی والدہ بننے کو تھیں؟ اُسے تمام نساءِ العالمین پر شرف بخشا؟ کتنے رسول اور الوالعزم نبی اس سے پیشتر ہو چکے تھے جن کے والدین کا خدا نے عزت و تکریم کے ساتھ ذکر تک نہیں کیا۔ آپ کے خیال میں جو سب سے بڑا اور بزرگ رسول یا نبی ہو اس کے بارہ میں غور و فکر کر کے دیکھئے اُس کے والدین کے حق میں عزت و عظمت کا قلیل ترین اشارہ بھی نہیں ملیگا پس کیا وجہ تھی کہ مسیح کی والدہ اس نعمتِ عظمیٰ اور درجہِ علیا سے مخصوص کی گئی؟ کیا کوئی ایسا عالم و فاضل ہے جو اس راز کو ہم پر منکشف کرے؟

اور یہ بات بھی قابل غور ہے کہ مندرجہ بالا آیتِ قرآن مریم کو فقط طائفہ نسواں پر ترجیح و فضیلت نہیں دیتی بلکہ تمام رجال اور انبیاء و رسل پر بھی کیونکہ قرآن اور توراۃ دونوں میں کہیں کسی نبی یا جہان کی عورتیں ۲ مشکل ۳ جہاں کی عورتوں پر ۴ عورتوں کے کردہ ۵ تمام مرد ۶ نبی اور رسول ۷

رسول کے حق میں ایسی عزت و عظمت کے الفاظ نہیں ملتے اور انجیل شریف میں مندرج ہے کہ جب جبرائیل نوخبری لے کر آیا اور اس سے کہنے لگا سلام تجھ کو جس پر فضل ہوا ہے خداوند تیرے ساتھ ہے۔ تو عورتوں میں مبارک ہے۔ تو مریم اپنے دل میں اس عزت و تعظیم کا سبب سوچنے لگی۔ بیشک اس تعظیم و تکریم ہی کے سبب سے یوسف تجار نے جس سے وہ منسوب تھی اسے نہجاً اور سب کچھ حکمتِ بالغہ ایزدی کے مطابق تھا۔

لیکن انجیل شریف میں اس عظمت و عزت کا سبب یوں مندرج ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتِ فائقہ اور بخششِ عامہ سے یہ قصد کیا کہ بنی آدم کے لئے ایک ابدی فیہ دیکر ایمان کے وسیلہ سے نجات کی راہ اور مخلصی کا دروازہ کھول دے تو اس امر کے اتمام کیلئے لازم تھا کہ مسیح مجسم ہو یا یوں کہیں کہ ہمارے خداوند یسوع مسیح کے وجودِ مبارک میں جو ہر کلمۃ اللہ کا انسان سے متحد ہونا لازم ٹھہرا اور اس امر کی ضرورت ہوئی کہ اس تجسم کی تکمیل اور اس کے اتمام کے لئے ایک پاک انسانی نسل مخصوص کر لیا جائے چنانچہ مریم خیر النساء کو اللہ جل شانہ نے برگزیدہ کر لیا۔ اس کا ثبوت ہم کو جبرائیل کے اس جواب میں ملتا ہے جو اس نے سلام پر مریم کے متعجب ہونے پر اسے دیا۔ چنانچہ جبرائیل نے یوں کہا اے مریم خوف نہ کر۔ کیونکہ خدا کی طرف سے تجھ پر فضل ہوا ہے اور دیکھ تو حاملہ ہوگی اور بیٹا جنم لے گا۔ اس کا نام یسوع رکھنا۔ وہ بزرگ ہوگا اور خدا تعالیٰ کا بیٹا کہلائے گا اور خداوند خدا اسکے باپ داؤد کا تخت اسے دیگا اور وہ یعقوب کے گھرانے پر ابد تک بادشاہی کرے گا اور اسکی بادشاہی کا آخر نہ ہوگا۔ مریم نے فرشتہ سے کہا یہ کیونکر ہوگا۔ جس حال میں کہ میں مرد سے واقف بھی نہیں اور فرشتہ نے جواب میں اس سے کہا کہ روح القدس تجھ پر نازل ہوگا اور خدا تعالیٰ کی قدرت تجھ پر سایہ ڈالے گی اور اس سبب سے وہ پاکیزہ جو پیدا ہونے والا ہے ابن اللہ کہلائے گا۔ مریم نے کہا دیکھ میں خداوند کی بندی ہوں۔ میرے لئے تیرے قول کے موافق ہو۔ پھر فرشتہ اس کے پاس سے چلا گیا (دیکھو انجیل لوقا: ۲۶-۳۸)۔

اور یہ خدا کے فضل و احسان ہی کا نتیجہ تھا کہ مریم بشارتِ جبرائیل پر ایمان لائی اگرچہ وہ بشارت قانونِ طبعی کے خلاف اور تواریخ مقدس کے مستند معجزات سے افضل و عجیب تر تھی۔ اس بشارت کی غایت محض اس امر میں نہ تھی کہ مریم بے باپ کا بیٹا بننے لے خدا کی بڑی حکمت تہ چھٹکارا تہ پورا کرنا تہ بہترین ستورات تہ خدا کا بیٹا تہ خوبی۔

کو تھی بلکہ اس امر میں کہ اس سے ایک ایسا لڑکا پیدا ہونے کو تھا جس کے بارے میں کہا گیا کہ وہ ابن اللہ کہلائیگا اور اپنے باپ داؤد کے تخت پر اب تک بیٹھیکا اور اس کی بادشاہی کا آخر نہ ہوگا۔ پس کنواری کا حاملہ ہونا غریب و اعجب نہیں لیکن غریب یہ ہے کہ وہ جو ہر کلمہ سے حاملہ ہونے کو تھی اور اس سے وہ لڑکا پیدا ہونے کو تھا جو فی الحقیقت الہی شخص تھا جس کے بارے میں حکماء کی عقلیں حیران ہیں اور وہ راہ راست سے گمراہ ہو کر ضلالت میں مبتلا ہو گئے۔

بیشک اللہ تعالیٰ نے مریم کو برگزیدہ کیا کہ انجیوئے نالغہ پر بلا شک و لغزش ایمان لائے اور ساتھ ہی اس عجیب امر کا محل وقوع ٹھہرے۔ کتاب مقدس میں مشاہیر المؤمنین کے بہت سے ایسے حالات مندرج ہیں جن سے اُن کے کلمتہ اللہ پر ایمان و اعتضام پر دلالت ہوتی ہے لیکن اگر مریم سے اُن کا مقابلہ کیا جائے تو اُن کے تقاض اور اُن پر مریم کی فضیلت کا صاف اظہار ہو جاتا ہے۔ ابراہیم مؤمنین کا باپ کہلاتا ہے اور ہمارے لئے زیبا ہے کہ اُس کے نقش پا چلیں لیکن باوجود اس کے جب اُس کو بڑھاپے میں فرشتہ خدا نے بیٹے کی خوشخبری سنائی تو وہ اس خوشخبری کو قبول کرنے میں تردد و تعجب کرنے لگا کہ یہ کیونکر ممکن ہو سکتا ہے اور اس بشارت کو قبول نہ کیا مگر بہت سی تاکید و تکرار کے بعد پھر موسیٰ خدا کا نبی و رسول و کلیم ہے۔ اس نے اللہ کا رسول ہونا منظور نہ کیا۔ لیکن بہت تکرار و اصرار کے بعد مانا۔ وہ یہی کہے جاتا تھا کہ یہ کام میری طاقت سے باہر ہے۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے اسے قوت بخشی اور روشن نشان و معجزات عطا فرمائے جیسا کہ کتاب خروج کے پہلے ابواب میں مرقوم ہے۔ اسی طرح زکریا بھی بڑا عالم و متقی اور کاہن تھا۔ وہ خود بوڑھا تھا اور اس کی بیوی بانجھ تھی۔ ایک روز وہ سیکل میں مذبح البخور کی دائیں طرف کھڑا خدا کی عبادت میں مشغول تھا کہ اسے یوحنا (یحییٰ) کی خوشخبری ملی۔ اس پر وہ شک لایا۔ یہاں تک کہ اس قلب ایمان کی سنرا میں وہ گنگ ہو گیا اور جب تک وہ بشارت پوری نہ ہوئی اور اس نے لڑکے کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لیا بول نہ سکا۔ پس یہ لوگ مریم کی مانند کہاں ہو سکتے ہیں؟ اگرچہ اس کو بڑی عجیب خبر دی گئی جس کی مانند صفحات تواریخ میں کچھ بھی نہیں ملتا تو بھی وہ بغیر شک و شبہ کے فوراً ایمان لائی اور اس بشارت

لے عجیب و غریب تر ۵۲ نہایت عجیب، سہ گمراہی سے بھروسا +

کو حقیقی فرحت کے ساتھ قبول کیا۔ بیشک اللہ نے اس کو تمام جہان کی عورتوں سے برگزیدہ کیا ہے۔ *

ہم نہیں جانتے کہ مریم اپنے بارے میں کتاب مقدس کی نبوتوں سے آگاہ تھی یا نہیں کیونکہ اسکے حق میں عہد عتیق میں بہت سی باتیں مندرج ہیں چنانچہ لسیعیاہ ۱۲: ۱۴ میں یوں مرقوم ہے "خداوند آپ کو نشان دے گا۔ دیکھو کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنم لے گا اور اس کا نام عمانوئیل رکھیگی۔" پھر ابراہیم کو خطاب کر کے خدا نے فرمایا تھا میری نسل سے زمین کی ساری قومیں برکت پائیں گی" (پیدائش ۲۲: ۱۸)۔ اس بشارت کے بعد تو ضرور مریم اس پر سوچا کرتی تھی۔ اور ان نبوتوں کو خیال میں رکھتی تھی کیونکہ اس کی تسبیح سے یہ صاف ظاہر ہے۔ چنانچہ یوں مرقوم ہے "مریم نے کہا کہ میری جان خداوند کی بڑائی کرتی ہے اور میری روح میرے مہربان خدا سے خوش ہوئی۔ کیونکہ اس نے اپنی بندی کی لپٹ حالی پر نظر کی اور دیکھ اب سے لے کر ہر نسل کے لوگ مجھے مبارک کہیں گے کیونکہ اس قادر نے میرے لئے بڑے بڑے کام کئے ہیں اور اس کا نام پاک ہے۔ اس نے اپنے خادم اسرائیل کو سنبھال لیا تاکہ اپنی اس رحمت کو یاد فرمائے جو ابراہیم اور اس کی نسل پر ابد تک رہیگی" لوقا: ۲۶-۵۵ *

قرآن بھی ان اہم امور کے بیان سے غافل نہیں رہا۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مریم اس بشارت سے متعلقہ نبوتوں کی طرف رجوع کرتی تھی اور اس کے حالات اور نبوتوں میں پوری تطبیق تھی اور وہ ایمان کے وسیلہ سے اس کا مہیاابی اور مقصود مندی کے زیور سے آراستہ ہو گئی چنانچہ سورہ آل عمران میں یوں مندرج ہے۔ اُس نے اپنے رب کی باتوں کو اور کتابوں کو سچ جانا اور وہ قانتین میں سے تھی۔ اس نے اپنے رب کی باتوں کو سچ جانا۔ اس سے اس بات پر دلالت ہوتی ہے کہ جب جبرائیل بشارت لایا تو اس نے اس کی تصدیق کی کتابوں سے اس امر پر دلالت ہوتی ہے کہ جو نبوتیں کتب مقدسہ میں مندرج تھیں وہ ان کی تصدیق کرتی تھی اور ان کو اپنے حال سے تطبیق دیتی تھی بلکہ اس سے بڑھ کر وہ جانتی تھی کہ یہی نبوتیں کتب مقدسہ کا خلاصہ و لب لباب ہیں اور مطالعہ کرنے والوں کے لئے ہی حقیقت انجیل میں متضمن ہے کہ مسیح نبوت کی روح تمام کتاب مقدس کا اول سے آخر تک خلاصہ ہے پرانا عہد نامہ نئے متقی سے پاک کتابیں سے پائی جاتی ہے۔ *

اب اس مقام پر یہ کہنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مریم نے باوجودیکہ یہ بلند رتبہ حاصل کیا کہ انجیل میں سطور ہے کہ وہ عورتوں میں مبارک ہے اور قرآن میں مرقوم ہے کہ وہ تمام جہان کی عورتوں سے برگزیدہ ہے اور پھر انجیل میں مرقوم ہے کہ ہر نسل کے لوگ اسے مبارک کہیں گے تو بھی ہم خوب یاد رکھیں کہ مریم ہماری مانند انسان ہے اور یہ بات ہرگز ہرگز جائز نہیں کہ ہم اس کی عبادت میں تھکیں اور اسے سجدہ کریں یا اسے خدا کے حضور میں اپنی شفع قرار دیں۔ علاوہ بریں ہم یہ بات بھی خوب ذہن نشین کر لیں کہ مریم کو یہ اعلیٰ رتبہ اعلیٰ مقام مسیح کی والدہ ہونے کے سبب سے نصیب ہوا ہے۔ فی الحقیقت مسیح کی والدہ ہونا اس قدر بلند رتبہ ہے کہ اس کا خیال کرنے سے عقل حیران ہوتی ہے *

اے اہل اسلام! آپ کا قرآن مسیح کو کلمۃ اللہ و روح اللہ کہتا ہے۔ اور اس کی والدہ کو تمام جہان کی عورتوں پر فضیلت دیتا ہے اور سوائی الوہیت مسیح اسکا کوئی اور سبب ممکن نہیں ہے۔ جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور اہل ہوش کے لئے انتہائی کافی ہے۔ اب اے بھائیو تم کو ہماری نصیحت یہ ہے کہ جو کچھ تمہاری کتاب میں مسیح کے حق میں مرقوم ہے۔ اس پر غور و فکر کر کے عقل صحیح اور ذہن صاف کی مدد سے فیصلہ کرو۔ نیز سوچو کہ انجیل شریف میں مسیح کے بارے میں کیا مندرج ہے۔ اور اسی کے سبب سے اس کی والدہ کے حق میں کیا لکھا ہے اور اس کے طفیل سے بنی اسرائیل کی بابت کیا کہا گیا ہے لیکن اس تمام تحقیق و تدقیق میں خدا سے طلب کرو جیسا کہ تم کو حکم ہے کیونکہ اللہ ہر بات پر قادر ہے اور دعا قبول کرنے والا ہے *

قَسَمٌ بِاللَّهِ

Approved by the C.L.M.C. and published with
the aid of the A.C.L.S.M.

اور اُس کا باپ زکریاہ روح القدس سے بھر گیا اور نبوت کی راہ سے کہنے لگا کہ خداوند اسرائیل کے خدا کی حمد ہو کیونکہ اس نے اپنی امت پر توجہ کر کے اُسے جھٹکا را دیا اور اپنے خادم داؤد کے گھرانے میں ہمارے لئے نجات کا سینگ نکالا۔ جیسا کہ اس نے اپنے پاک نبیوں کی زبانی کہا تھا جو کہ دنیا کے شروع سے ہوتے آئے ہیں یعنی ہم کو ہمارے دشمنوں سے اور سب کینہ رکھنے والوں کے ہاتھ سے نجات بخشی تاکہ ہمارے باپ دادا پر رحم کرے اور اپنے پاک عہد کو یاد فرمائے یعنی اُس قسم کو اُس نے ہمارے باپ ابراہیم سے کھائی تھی کہ وہ ہمیں یہ عنایت کرے گا۔ کہ اپنے دشمنوں کے ہاتھ سے چھوٹ کر اُس کے حضور پاکیزگی اور راستبازی سے عمر بھر بخوف عبادت کریں۔ اور اے لڑکے تو خدا تعالیٰ کا بنی کہلائیگا۔ کیونکہ تو خداوند کی راہیں تیار کرنے کو اسکے آگے چلیگا تاکہ اس کی امت کو نجات کا علم بخشے جو ان کو گناہوں کی معافی سے حاصل ہو۔ یہ ہمارے خدا کی عین رحمت سے ہوگا۔ جس کے سبب سے عالم بالا کا آفتاب ہم پر طلوع کرے گا۔ تاکہ ان کو جو اندھیرے اور موت کے سایہ میں بیٹھے ہیں روشنی بخشے اور ہمارے قدموں کو سہاگتی کی راہ پر ڈالے (لوقا ۱: ۶۷-۷۹) ✽

پی۔ آر۔ بی۔ ایس۔ پریس انارکلی لاہور میں سٹرائف۔ ڈی۔ وارث سیکرٹری پنجاب ریسرچ
بک سوسائٹی۔ انارکلی لاہور۔ پرنٹر دپیشتر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا ✽

P. R. B. S. LAHORE.